پرچہ مطول سالانہ 2014

سوال نمبر 2

جز الف جز (i)

وضاحت:

"آلو" لفظ دی ہونی نہیں کمی میں کوشش اور جہد و جہد میں کے

الو سے بنا ہے جو نقص اور کمی کے معنی میں ہے لفظ "جہد" ضم اور فتحہ کے ساتھ ہو تو اسکا معنی اجتہاد اور کوشش ہے امام فراء کے نزدیک لفظ جہد ضمہ کے ساتھ ہو تو اسکا معنی طاقت ہے اور فتحہ کے ساتھ ہو تو اس کا معنی مشقت ہے

اور بعض اوقات لفظ "الو" اہل عرب کے ہاں یوں استعمال ہوتا ہے

"لا آلوك جهدا" اس وقت الو دو مفعولوں کی طرف متعدی ہوگا

اس کا مفہوم یوں ہوگا "میں تم سے جہد و جہد کو منع نہیں کروں گا۔

متن کا تعین:

لم آل جہدا : باقی عبارت شرح مطول کی ہے۔

جز (ii)

الو جیفہ:

واحد متکلم فعل مضارع معلوم ثلاثی مجرد ناقص واوی

از باب نصر ینصر

لغویوں کے بیان کردہ معانی:

درج ذیل معانی کیے ہیں

1 ... کوتاہی کرنا، روکنا

2 ضمہ اور فتحہ کی حالت میں اس کا معنی "اجتہاد" یعنی کوشش کرنا ہے

3 امام فراء کے نزدیک لفظ "جہد" ضمہ کے ساتھ ہو تو اس کا معنی طاقت ہے

4 اگر فتحہ کے ساتھ ہو تو اس کا معنی مشقت ہے۔

کب کونسا معنی مراد ہوگا: 1 جب اسکا صلہ فی آئے مثلا یوں کہا جائے الا فی الامر معنی ہوگا کوتاہی کرنا

2 جب یہ دو مفعولوں کی طرف متعدی ہو مثلا یوں کہا جائے لا آلوك جهدا ... روکنے کے معنی میں ہوگا

Scanned by CamScanner

جز: ب

ترجمہ عبارت: تمہیں کیا ہو گیا

لوگو! تم مجھ پر اس طرح جمع ہو گئے ہو

جیسے پاگل شخص پر جمع ہوتے ہیں مجھ سے دور ہٹ جاؤ۔

مذکورہ عبارت کس نے کہی: عیسیٰ بن عمر نحوی یا ابو علقمہ نے

جوہری کی تحقیق کے مطابق یہ قول عیسیٰ بن عمر نحوی کا ہے جب وہ الی آخرہ لیکن زمخشری نے الفائق میں بیان

کیا کہ جب عیسیٰ گدھے سے گر گیا اور لوگ اس پر جمع ہو گئے تو یہ ابو علقمہ نے

غرابت کی تعریف کرنے کے بعد بطور مثال اسے بیان کیا

سننے والوں کا تبصرہ:

یہ پاگل ہے دیوانہ ہے جنون نے اس پر اثر کیا

اور وہ ہندی زبان بول رہا ہے کیونکہ بولے گئے الفاظ نادر الاستعمال

تھے اور ان کے معانی کا پتہ نہ تھا اس لیے انہوں نے ان الفاظ کو ہندی کہا

جز (ii)

علامہ تفتازانی:

نے مالکم تکأکأتم والی عبارت کو غرابت کی مثال بنایا ہے

دوسری مثال:

زوجی ان اکل لف، وان شرب اشتف، وان اضطجع

التف، ولا یولج الکف لیعلم البث۔

سوال نمبر 2

جز: الف: تشریح:

فصاحت فی المتکلم: ملکۃ یقتدر بہا علی التعبیر

عن المقصود بلفظ فصیح۔ ایسا ملکہ جس کی وجہ سے متکلم اپنے مقصود کو

فصیح لفظ کے ساتھ تعبیر کرنے پر قادر ہو جاتا ہے

Scanned by CamScanner

ملکہ کی تعریف:

کیفیت راسخۃ فی النفس

ایسی کیفیت جو نفس کے اندر راسخ ہو جائے

جز: ب:

مذکورہ عبارت میں کیا جانے والے سوال اور اسکا جواب:

اگر [illegible] یہ سوال ہو کہ فصاحت فی المتکلم کی تعریف دخول غیر سے مانع نہیں ہے کیونکہ یہ تعریف ((ادراک)) اور [illegible] پر بھی صادق آتا ہے حیات

جب یہ قوت متکلم کے اندر موجود رہتا ہے،

شارح نے جواب دیا۔ 1 زندگی اور ادراک وغیرہ اسباب نہیں بلکہ یہ قدرت حاصل کرنے کے لیے شرائط ہیں

لہذا جب سبب ہی نہیں تو یقتدر بھا میں شامل نہیں ہوگا

2

بھا میں باء سببیت کی ہے اور سبب سے مراد سبب قریب ہے اور ادراک و حیات اقتدار کا سبب تو ہیں لیکن سبب بعید ہیں کیونکہ ان سے اقتدار حاصل ہوتا ہے لیکن درمیان میں دو واسطے آتے ہیں۔

سوال نمبر 3 جز (الف) علم معانی علم یعرف بہ احوال اللفظ العربی التی بھا یطابق اللفظ مقتضی الحال۔

ایسا علم جس کے ذریعے عربی لفظ کے وہ احوال معلوم ہوں جن کی وجہ سے لفظ مقتضی حال کے مطابق ہوتا ہے۔

علم بیان:

علم یعرف بہ ایراد المعنی الواحد بطرق مختلفۃ فی وضوح الدلالۃ علیہ

ایسا علم جس کے ذریعے ایک معنی کو مختلف طریقوں کے ساتھ بیان کرنے کا پتا چلتا ہو۔

علم بدیع:

علم یعرف بہ وجوہ تحسین الکلام بعد رعایۃ المطابقۃ و وضوح الدلالۃ

ایسا علم جس کے ذریعے مقتضی حال کی رعایت اور دلالت کے واضح ہونے کے بعد کلام کو خوبصورت بنانے کے طریقے معلوم ہوں

Scanned by CamScanner

علم معانی کو علم بیان پر مقدم کرنے کی وجہ۔

علم معانی بیان کے لیے بمنزلہ مفرد کے ہے اور بیان معانی کے لیے بمنزلہ مرکب کے ہے چونکہ مفرد مرکب پر مقدم ہوتا ہے اس لیے علم معانی کو علم بیان پر مقدم کیا۔

جزب (۱) علم معانی کا مقصود آٹھ بابوں میں بند ہے یعنی علم معانی کا مقصود کل ہے اور آٹھ باب اس کے اجزا ہیں ایسا نہیں کہ مقصود کلی ہو اور آٹھ ابواب اس کی جزئیات ہوں در اصل بتانا یہ چاہتے ہیں کہ مقصود کا آٹھ بابوں میں حصر یہ حصر الکل فی الاجزاء ہے نہ کہ حصر الکلی فی الجزئیات - حصر الکل بنایا حصر الکلیات نہیں بنایا وجہ یہ ہے کہ اگر مقصود کو آٹھ بابوں کے لیے کل بناتے تو پھر اس کا اطلاق آٹھ بابوں کے مجموعے پر ہوتا کیونکہ کل کا اطلاق ہر جز پر نہیں بلکہ اجزاء کے مجموعے پر ہوتا ہے جیسے کہ ہاتھ کا اطلاق ایک دو انگلیوں پر نہیں بلکہ تمام انگلیوں پر ہوتا ہے۔ اور اگر حصر الکلی بناتے تو پھر ہر جزئی پر یعنی ہر باب پر مقصود کا اطلاق ہوتا اس لیے کہ کلی کا اپنی ہر جزئی پر اطلاق صحیح ہوتا ہے جیسے زید پر انسان، بکر پر انسان وغیرہ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ علم معانی کا مقصود صرف ایک باب نہیں کہ اسی ایک باب کو مقصود کہا جائے بلکہ آٹھوں بابوں کا مجموعہ ہے

(ii) ثمانیہ ابواب کے نام:
1 احوال اسناد خبری 2 احوال مسند الیہ
3 احوال مسند 4 احوال متعلقات فعل 5 قصر
6 انشاء 7 فصل و وصل 8 ایجاز، اطناب، مساوات

سوال نمبر 2

جز الف:

قرآن میں استعمال ہونے والی مجاز عقلی کی مثالیں:
1 وإذا تليت عليهم آياته زادتهم إيمانا 2 يذبح أبناءهم
3 ينزع عنهما لباسهما 4 يوما يجعل الولدان شيبا
5 وأخرجت الأرض أثقالها

جز: ب

(i) أحيى الأرض شباب الزمان:
یہ مجاز لغوی کی قسم ہے

یہ اس قسم کی مثال ہے جس میں مسند اور مسند الیہ دونوں اپنے مجازی اور لغوی معنی میں استعمال ہوں

Scanned by CamScanner

(ii) جاء شقیق عارضاً رمحہ:

یہ خلاف مقتضی الظاہر کی وہ صورت جہاں تاکید واجب ہے۔

(iii) ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا:

خلاف مقتضی الظاہر کی وہ صورت جہاں تاکید لانا اچھا ہے۔

سوال نمبر 5

(i) کلمات کی مناسبت:

کلمہ	مناسب	کلمہ	مناسب
مجاز	عقلی	مثنیٰ	مرسل
فصل	مسند	تحقیر	محذوف
		توالی	اضافات
ایجاز	اطناب	جاحظ	نظام
مقتضی	حال	تلخیص	مفتاح
تنافر	حروف		

(ii) علامہ سکاکی:

یہ سراج الدین ابوبکر یوسف بن ابی بکر بن محمد المعروف علامہ سکاکی ہیں ۵۵۵ھ میں خوارزم میں پیدا ہوئے ۶۲۶ھ میں وصال فرمایا مفتاح العلوم آپ کی مشہور تصنیف ہے۔

Scanned by CamScanner

علامہ قزوینی :

یہ تلخیص المفتاح کے مصنف ہیں محمد بن عبدالرحمٰن المعروف علامہ قزوینی جو اپنے وقت کے ممتاز علماء دین اور مصنفین تھے آپ نے 739 میں وصال فرمایا۔

علامہ تفتازانی :

یہ خراسان کے مشہور عالم دین تھے 722 ہجری میں پیدا ہوئے آپ کا نام سعد الدین تفتازانی ہے وقت کے ممتاز فضلاء سے علوم و فنون کی تکمیل کی۔ آپ کی مشہور تصانیف کا نام مختصر المعانی، شرح رسالہ شمسیہ، مطول وغیرہ
آپ کا وصال 792 ہجری میں ہوا۔

تینوں میں تعلق : اصل کتاب مفتاح تھی جس کی قسم ثالث سے علامہ محمد بن عبدالرحمٰن نے تلخیص اخذ کی اور کتاب کا نام اسے دیا اور وہ اخذ ہو رہا ہے کہ یہ مفتاح کا خلاصہ ہے علامہ تفتازانی نے تلخیص المفتاح کی شرح لکھی جس کا نام انہوں نے مطول رکھا یعنی ان تینوں کتابوں میں تعلق یہ ہے ایک اصل ہے یعنی مفتاح دوسری اس کا خلاصہ ہے یعنی تلخیص اور تیسری خلاصہ کی شرح ہے یعنی مطول۔

مطول پر نوٹ : تلخیص المفتاح کی وہ معروف اور اہم الذکر شرح ہے جس کی عظمت اور پختگی اور عمدہ ترین ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ علامہ تفتازانی نے یہ کتاب لکھ کر تقریباً 20 دن تک کعبۃ اللہ کے دروازے پر لٹکائے رکھی اشارہ یہ تھا کہ اگر کسی کے پاس اس کے مقابلے کی کوئی کتاب ہے تو وہ سامنے لائے لیکن کوئی بھی اس جیسی کتاب نہ لا سکا درس نظامی میں مطول کو انتہائی بہترین اور اعلیٰ ترین کتاب تصور کیا جاتا ہے جس کے عمدہ ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ بڑے بڑے نامور اور اپنے وقت کے یگانہ ناز محققین جیسے محقق فناری، علامہ خسرو، علامہ چلپی، عبدالحکیم، سید جیسوں نے اس کتاب پر شرحیں اور حواشی لکھے۔ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں چالیس سے زائد شرحیں بیان کی ہیں جو قبول [illegible] دیکھیں علامہ تفتازانی کو [illegible] آج تک قائم و حاصل ہے کہ درس نظامی کے نصاب میں سب سے زیادہ کتابیں انہی کی داخل ہیں۔

Scanned by CamScanner

پرچہ معقول ضمنی 2016

سوال نمبر 1

جز (1):

سوال:

مصنف نے الحمد للہ علی ما انعم کہا، الحمد للہ الخالق اور الرزاق کیوں نہیں کہا۔

جواب: اگر مصنف صفت ذکر کرتے تو یہ وہم ہوتا کہ صفت کی وجہ سے حمد ہو رہی ہے حالانکہ حمد اللہ کی ذات کا حق ہے اس لیے علی ما انعم کہہ کر اشارہ کیا کہ حمد کسی خاص صفت کی وجہ سے نہیں بلکہ یہ اس کا ذاتی حق ہے جو اللہ سے سمجھا جاتا ہے۔

جز (2)

قاعدہ کی تعریف:

حکم کلی ینطبق علی جمیع جزئیات موضوعہ لیتعرف احکامہا منہ۔

ایسا حکم کلی جو اپنے موضوع کی تمام جزئیات پر منطبق ہوتا کہ اس سے ان جزئیات کے احکام جانے جا سکیں۔

جز 3: فتح اور ضمہ کے ساتھ:

اگر ضمہ کے ساتھ ہو تو معنی ہوگا لاحقت

اگر فتح کے ساتھ ہو تو معنی ہوگا مشتقت

نوٹ: یہ تحقیق فراد کی ہے جبکہ جمہور کے نزدیک دونوں کا معنی ایک ہی ہے۔

سوال نمبر 2

جز (1)

مقدمۃ العلم: ما یتوقف علیہ الشروع فی العلم

وہ چیزیں جن پر علم شروع کرنا موقوف ہو

Scanned by CamScanner

مقدمۃ الکتاب

طائفۃ من الکلام قدمت امام المقصود لارتباط لہ بہا وانتفاع بہا فیہ

کلام کا وہ حصہ جو مقصود سے پہلے ذکر کیا جائے کیونکہ اس حصہ کو مقصود سے ربط ہے

اور یہ (مقصود) میں فائدہ دیتا ہے۔

دونوں میں فرق:

1 مقدمۃ العلم معانی کا نام ہے اور مقدمۃ الکتاب الفاظ کا نام ہے

2 مقدمۃ العلم پر علم کے مسائل موقوف ہوتے ہیں جبکہ مقدمۃ الکتاب کتاب (کے مقصود) میں فائدہ دیتا ہے

3 مقدمۃ العلم زیادہ تر تین چیزوں پر بولا جاتا ہے، تعریف، موضوع، غرض وغایت کے لیے یا ان

جبکہ مقدمۃ الکتاب ان ابتدائی مضامین پر جن کا کتاب کے مسائل سے گہرا ربط اور تعلق ہوتا ہے

جز: ۱۲

تنافر حروف:

وصف فی الکلمۃ یوجب ثقلہا علی اللسان

کلمہ میں رہنے والا وصف ہے جو واجب کرتا ہے اس کے ثقل کو زبان پر

مثال میں ثقل کا بیان

ماہرین کے نزدیک لفظ مستشزرات میں ثقل کا سبب چند حروف

کا اجتماع نہیں بلکہ خالص عربی کا ذوق سلیم اس لفظ کو لینے سے احتراز کرتا ہے

تو لفظ کا اس کے ذوق پر فٹ نہ آنا اور اس کو بولنے سے احتراز کرنا یہی سبب ثقل ہے۔

ارتفاع ثقل

مستشزرات سے اگر (ز) کو نکال دیں تو کسی حد تک ثقل کم

ہو جاتا ہے لیکن یہ پہلے ذکر کیا ہے کہ ماہرین اس کی نفی کرتے ہیں۔

جز (۳) قال ابن الاثیر لیس التنافر سے مراد:

شارح یہاں سے بتا رہے ہیں

کہ اس ثقل میں حروف کے مخارج کا کوئی کردار نہیں بلکہ خالص عربی کا ذوق اس کے

تلفظ سے کنارہ کشی کرتا ہے۔

Scanned by CamScanner

سوال نمبر ۲

جز (۱)

تکاکاتم افرنقعوا کے قائل:

دو آراء ہیں

جوہری نے بیان کیا قائل عیسیٰ بن عمر نحوی ہے وہ گدھے سے نیچے گر ایسے سمجھ کر کہ اسے مرگی کا دورہ ہوا اور لوگ اس کے کان میں اذان دینے لگے۔

زمخشری نے الفائق میں کہا ابو علقمہ ایک عالم تھا راستے پر چل رہا تھا اسے مرگی کا دورہ پڑا لوگ اس پر جمع ہو گئے اس کے کان میں اذان دینے لگے۔ وہ ان کی گرفت سے نکل کر بھاگتے ہوئے یہ کہنے لگا مالکم تکاکاتم

جز (ب)

کریم الجرشی کے قائل:

یہ متنبی کا شعر ہے سیف الدولہ کی تعریف میں کہا

مدح ہے میں سخی اور کریم ہے اس کا نسب اعلیٰ وغیرہ ہے۔

جز (۳)

مذکورہ شعر کا ترجمہ:

کاش میرا علم اور سمجھ ان تک پہنچ جاتی

کہاں تک ~~پہنچ~~ پس اس کی قوم اس بات پر ملامت کرے گی کہ اس نے ہر طرف سے شر کھینچ کر پھیلا دیا۔

الاقیاس علیہ کی وضاحت:

شارح نے الاقیاس علیہ سے استدلال کا جواب دیا کہ جو اضمار قبل الذکر کو جائز قرار دیتے ہیں وہ اس شعر سے استدلال نہیں کر سکتے اس لیے کہ ایک تو اس شعر کے شاعر کا پتہ نہیں دوسرے بڑے بڑے قواعد کے اور فصاحت کے خلاف ہے۔

سوال نمبر ۲

جز نمبر ۱: ان المنافقین لکاذبون:

اس آیت سے نظام نے اپنے مذہب پر استدلال کیا

نظام کا مذہب:

صدق الخبر: مطابقۃ الخبر لاعتقاد المخبر ولو کان خطأ

خبر کا مخبر کے اعتقاد کے مطابق ہونا چاہیے اگرچہ اس کا اعتقاد غلط ہو

کذب الخبر: عدم مطابقۃ الخبر لاعتقاد المخبر ولو کان خطأ

خبر کا مخبر کے اعتقاد کے مطابق نہ ہونا اگرچہ وہ خبر غلط ہو۔

وضاحت: نظام نے کہا منافقین نے خبر دی انک لرسول اللہ یہ خبر واقعے کے مطابق تھی

لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں جھوٹا فرمایا۔

وجہ: یہ ان کے اعتقاد کے خلاف تھی لہذا صدق و کذب میں معیار واقع نہیں بلکہ اعتقاد ہے۔

جز نمبر ۲

صدق خبر کذب خبر میں اختلاف:

1 جمہور 2 نظام 3 جاحظ

عند الجمہور:

صدق خبر: مطابقۃ الخبر للواقع: خبر کا واقعے کے مطابق ہونا

کذب خبر: عدم مطابقۃ الخبر للواقع: خبر کا واقعے کے مطابق نہ ہونا

عند النظام: صدق خبر: مطابقۃ الخبر لاعتقاد المخبر ولو کان خطأ

خبر کا مخبر کے اعتقاد کے مطابق ہونا چاہیے اس کا اعتقاد غلط ہو

کذب خبر: عدم مطابقۃ الخبر لاعتقاد المخبر ولو کان خطأ

خبر کا مخبر کے اعتقاد کے مطابق نہ ہونا اگرچہ اس کا اعتقاد غلط ہو۔

عند الجاحظ: صدق الخبر: مطابقۃ الخبر للواقع مع الاعتقاد

خبر کا واقعہ اور اعتقاد کے مطابق ہونا

کذب خبر: عدم مطابقۃ الخبر للواقع مع الاعتقاد

خبر کا واقعہ اور اعتقاد کے مطابق نہ ہونا

Scanned by CamScanner

جز ب

یہ سالانہ پرچہ 2016 جز الف سوال نمبر 2 میں گزر چکا ہے۔

سوال نمبر 3

جز (1)

احوال مسند الیہ میں بیان ہونے والی چیزیں:

1۔ ذکر مسند الیہ 2۔ حذف مسند الیہ 3۔ تعریف مسند الیہ

4۔ تقدیم مسند الیہ 5۔ تنکیر مسند الیہ 6۔ تاخیر مسند الیہ

جز (2)

استعارہ بالکنایہ:

ان یشبہ الفاعل المجازی بالفاعل الحقیقی فی تعلق الفعل بکل منھما ثم یذکر المشبہ ویراد بہ المشبہ بہ.

فاعل مجازی کو فاعل حقیقی کے ساتھ اس بات میں تشبیہ دینا کہ فعل کا تعلق دونوں کے ساتھ ہے اور مشبہ ذکر کرکے مشبہ بہ مراد لینا

جز (3):

درج ذیل کا تعلق:

مثال	ممثل لہ
اھذا الذی یذکر آلھتکم	مسند الیہ کی تحقیر اسم اشارہ لاکر
قال لی کیف انت قلت علیل	مسند الیہ کو گرا دینا اقوی دلیل کے موجود ہونے کی وجہ سے
تعالی اللہ من نبیہ فقولہ نبینا حبیب اللہ ابو القاسم محمد بن عبد اللہ	مسند الیہ کے ذکر سے برکت حاصل کرنا تلذذ ظاہر کرنا
الذین کذبوا شعیبا کانوا ھم الخاسرین	غیر مسند الیہ کی عظمت شان ظاہر کرنا
فاسق فاجر	تحقیر ظاہر کرنے کے لیے زیادہ مسند الیہ کا ذکر لانا

Scanned by CamScanner

پرچہ: مطول — سالانہ ۱۴۳۸ھ / 2017ء

سوال نمبر 2

جز (۱)

ترجمہ عبارت:

تو گویا مفعول لہ ہے اس کے لیے جس کو لم ابالغ کا معنی متضمن ہے گویا کہ اس نے کہا میں نے مبالغہ چھوڑ دیا اختصار میں قریب کرنے کے لیے۔

جز (۲)

معنی لم ابالغ لینے کی وجہ:

اس لیے کہ ترکت المبالغۃ کا معنی لم ابالغ نہیں ہے

بلکہ یہ ترکت المبالغۃ کا مفہوم ہے۔

1 لم ابالغ کا مفعول لہ نہ بننے کی وجہ:

مفعول لہ فعل مذکور کی علت بتاتا ہے

اگر لم ابالغ کا مفعول لہ بنایا جاتا تو معنی ہوگا اختصار میں مبالغہ قریب کرنے کے لیے نہیں کیا

m اور یہ غلط ہے کیونکہ مبالغہ ہوا ہی قریب کرنے کے لیے ہے اس لیے ترکت کا مفعول لہ

بناتے ہیں تاکہ معنی ہو اختصار میں مبالغہ قریب کرنے کے لیے چھوڑ دیا

جز (۳)

کأنہ ذکر کرنے کا اشارہ:

یہ ہے کہ ترکت المبالغۃ لم ابالغ کا حقیقی معنی

نہیں کیونکہ لم نفی کے لیے ہے

سوال نمبر 3

جز (۱) فصاحت فی المتکلم:

ملکۃ یقتدر بہا علی التعبیر عن المقصود بلفظ فصیح

ایسا ملکہ جس کے ذریعے متکلم اپنے مقصود کو فصیح لفظ کے ساتھ بیان کرنے پر قادر ہو جاتا ہے

بلاغت فی الکلام:

مطابقۃ الکلام لمقتضی الحال مع فصاحتہ

کلام کا مقتضی حال کے مطابق ہونا اس حال میں کہ اس کے کلمات فصیح ہوں

مقتضی حال:

الامر الذی یقتضیہ الحال:

وہ خصوصیت جس کا حال تقاضا کرے۔

جزو ب

درج ذیل میں فصیح، غیر فصیح جدا کریں۔

فصیح	غیر فصیح
خرنبہ	افرنقعت
نجی	استشزر
	تکاکا

جزو ج

ترجمہ شعر:

طلب کرتا ہوں میں تم سے گھر کی دوری تاکہ تم قریب ہو جاؤ

اور میری آنکھیں آنسو بہاتی ہیں تاکہ وہ خشک ہوں

محل استشہاد:

جمود اعیٰ جمود کا لغت میں معنی ہے آنکھوں کا آنسو نہ

بہانا غم کی وجہ سے لہٰذا جمود کا لفظ معنی ادا نہیں کرتا ہے

سوال نمبر 3

جز (۱)

ترجمہ عبارت :

اور کبھی مسند الیہ کو نکرہ لایا جاتا ہے کیونکہ متکلم تعریف کی وجوہات میں سے کسی وجہ کو نہیں جانتا حقیقۃً یا جاہل بن کر یا اس لیے کہ معرفہ ذکر کرنے سے کوئی رکاوٹ موجود ہے

جب رکتا جائے یا زمانہ طویل رہنمائی کی وجہ سے اس کا دونوں ہاتھ تو وہ اس کو بایاں بائیں ہاتھ میں تبدیل کر دیتا ہے۔

وضاحت :

اس شعر کا اصل محل استشہاد یہی ہے اس کو نکرہ اس لیے لایا گیا تاکہ ممدوح کے ہاتھ کی طرف کھلنے اور تنگ ہونے کی نسبت نہ ہو اور تاکہ کوئی ہاتھ بھی مراد لیا جا سکتا ہے۔

جز (۲)

خط کشیدہ کی ترکیب :

تمیز بن رہے ہیں۔

معنوی وضاحت :

عبارت کا مطلب یہ ہے کہ مسند الیہ کو نکرہ اس لیے لایا جاتا ہے کہ تعریف کی جو وجوہات ہیں متکلم انہیں جانتا ہو

جز (۳)

شعر کی ترکیب :

اذا شئت لم یسمعت فعل مجہول مفعول بہ مقدم یہیں فاعل سمعت کا اور جار مجرور سمعت کے متعلق بدلہ فعل، فاعل مفعول بہ شیماً لا مفعول فیہ۔

Scanned by CamScanner

سوال نمبر ۲

جز (۱)

مسند الیہ کو معرفہ بالموصول لانا۔

1. مخاطب صلہ کے علاوہ مسند الیہ کا کوئی حال نہیں جانتا مثلاً الذی کان معنا امس رجل عالم

2. تقریر کی زیادتی کے لیے جیسے وراودتہ التی ھو فی بیتھا

3. مسند الیہ کی تفخیم اور اس سے خوف دلانے کے لیے جیسے فغشیھم من الیم ما غشیھم

جز (۲)

وراودتہ التی میں مسند الیہ کو موصول لانے کی وجہ:

مسند الیہ کے نام کی تصریح کو قبیح سمجھنے کی وجہ سے اسکو معرفہ بالموصول لایا گیا

حذف کے تین فائدے

1. مسند الیہ چونکہ اعظم ہے ہماری زبان پر نہ آنا چاہیے جیسے رزقنا

2. مسند الیہ حقیر ہے ہماری زبان اس سے محفوظ رہے جیسے نجس العین

3. ضرورت کے وقت انکار کرنا جیسے لئیم اس میں زید محذوف ہے۔

جز سوم

اولئک علی ھدی من ربھم میں مسند الیہ کو معرفہ باسم الاشارہ لانے کی وجہ:

یہاں زیادتی تقریر کے لیے لایا گیا

سالانہ پرچہ حلول 2017

سوال نمبر 2

جزء الف:

مع فصاحتہا کو کلمات سے خالی نہ بنانے کی وجہ:

کیونکہ معنی غلط ہوتا ہے
اس صورت میں معنی ہوگا تنافر کلمات نہ ہو کلمات کی فصاحت کی صورت میں اس سے یہ نکلتا ہے اگر کلمات غیر فصیح ہوں تو پھر تنافر جائز ہے حالانکہ تنافر کے لیے کوئی قید نہیں اور فصاحت بہر حال میں ضروری ہے۔

جزء: ب

(۱) شعر کا ترجمہ:

وہ سخی ہے جب بھی اس کی تعریف کرتا ہوں اس عمل میں اگر توفیق کرتا ہوں کہ مخلوق میرے ساتھ شامل ہے اور جب اس کی ملامت کرتا ہوں تو ملامت اکیلے کرتا ہوں کوئی ساتھ نہیں ہوتا

(۲) محل استشہاد:

امدحہ، امدحہ مکرر ہے اس تکرار میں ثقل کا تنافر ہے

(۳) اذا ما لمتہ میں اذا الا ذا کا تعلق:

یہ کلام ہر کرنا یہ ملامت واقع ہوگی کسی نے ساتھ نہیں دیا کیونکہ اذا یقین کے لیے آتا ہے۔

جزء: ج:

شاعر کا ممدوح کے مقابلے میں عذر کرنا:

یہ واقعی ایک نقص ہے لیکن اس کا جواب دیا گیا ہے کہ اگرچہ یہ ممدوح کے مقابلے میں ہجو آگیا یہاں ممدوح ہجو اور ذم سے اتنا دور ہے کہ ان کا مستحق تو کسی صورت میں ہو ہی نہیں سکتا زیادہ سے زیادہ ملامت کا تصور آ سکتا ہے

Scanned by CamScanner

سوال نمبر 2

جز: الف:

فائدہ خبر: افادة المتکلم المخاطب حکم الکلام

متکلم کا مخاطب کو کلام کا حکم کا فائدہ دینا

لازم فائدہ خبر: افادة المتکلم المخاطب کونہ عالما بالحکم

متکلم مخاطب کو بتائے کہ وہ خبر والا حکم جانتا ہے۔

ابتدائی:

جب کلام تاکید سے خالی ہو مثلا زید قائم

طلبی:

جب کلام کو مؤکد کرنا مستحسن ہو جیسے ان زیداً قائم

انکاری:

جب کلام کو مؤکد کرنا واجب ہو جیسے ان زیداً لقائم

جز: ب:

(1) شعر کا ترجمہ:

اس کی مثل لوگوں میں کوئی زندہ نہیں جو اس کے مشابہ اور قریب ہو مگر بادشاہ کہ اس کی ماں کا باپ اس ممدوح کا باپ ہے

شاعر کا نام:

فرزدق

(2) شعر کی اصل عبارت:

(3) شعر میں وقوع خلل:

1. مبتدا اور اسکی خبر کے درمیان حی اجنبی کا فاصلہ ہے
2. موصوف اور اسکی صفت کے درمیان ابوہ اجنبی کا فاصلہ ہے
3. مبدل منہ اور اسکے بدل حی کے درمیان تو بہت ہی فاصلہ ہے

Scanned by CamScanner

سوال نمبر 3

جز: الف

ترجمہ عبارت:

اور ان کی آنکھوں پر ایک پردہ ہے یعنی پردہ کی ایک قسم ہے
اس کا ظاہر ہے جس کو لوگ جانتے ہیں وہ اللہ کی آیات سے اندھا ہونے کا پردہ ہے
اور مفتاح میں ہے کہ وہ تنوین تعظیم کا ہے

نوع سے اشارہ:

اس بات کی طرف اشارہ غشاوۃ میں تنوین نوعیت کا ہے
ایک خاص نوع مراد ہے۔

ھو ضمیر کا مرجع:

نوع ہے۔

جز: ب غشاوۃ کی تنوین میں اختلاف:

1 علامہ تفتازانی کے نزدیک غشاوۃ پر تنوین نوعیت کا ہے
2 علامہ سکاکی کے نزدیک تعظیم کا ہے۔
3 مصنف کے نزدیک تنوین نوع کا ہے

دلیل: کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان عذاب عظیم کا زیادہ مناسب ہے

راجح قول:

مصنف والا قول راجح ہے

دلیل:

جز: ج

محل استشہاد:

نوٹ: حاصل یہ ہے کہ اسے پر جو تنوین ہے وہ عظمت
پر دال ہے۔

۱۲ مانع عنہ کیلیے اشارہ:

1. ایک تو حاجب کا معنی بیان کرنا مقصود ہے
2. حاجب کی صفت مقرر ہے جس پر حاجب کی تنوین دلالت کرتی ہے
3. اس میں تنوین تفخیم کا ہے

(۳) مذکورہ عبارت پر اعراب:

یُحَیِّنَا

سورۃ الحج

جز: الف:

مسند الیہ کو ذکر کرنے کے فائدے:

1. مسند الیہ اعظم ہے ہماری زبان پہ نہ آنا چاہیے جیسے رزقنا
2. مسند الیہ حقیر ہے ہماری زبان اس سے محفوظ رہے جیسے نجس العین
3. ضرورت کے وقت انکار کرنا جیسے لئیم

مسند الیہ کو معرف باللام لانے کے فوائد:

سامع کے ذہن میں مسند الیہ کو حاضر کرنا خاص نام کے ساتھ جیسے زید مات
مسند الیہ کی تفخیم کیلیے جیسے علی رکب
مسند الیہ کی توہین کیلئے جیسے ہرب ابو لہب

مسند الیہ کو معرف باسم اشارہ لانے کے فوائد:

جمعتنا یا جریر المجامع
1. مکمل جدا کرنا مکمل ممتاز اور جدا کرنے کیلیے جیسے هذا ابو الصقر فردا فی محاسنه
2. مسند الیہ کو غیر ذہین بیوقوف اشارہ کرنا کیلیے اولئک آبائی فجئنی بمثلهم
3. مسند الیہ کی تحقیر کیلیے جیسے اهذا الذی یذکر آلهتکم

جز: ب

اولئک علی ھدی من ربھم:

زیادتی توقیر کے لیے لایا گیا

الذین کذبوا شعیبا:

یہ جزء کی شان اور عظمت بیان کرتا ہے

فغشیھم من الیم ما غشیھم:

مسند الیہ کی تہویل اور اس سے خوف دلانا

کے لیے

وراودتہ التی ھو فی بیتھا:

مسند الیہ کے نام کی تصریح کو قبیح سمجھنے کے لیے

جز: ج

تلخیص:

مکمل مفتاح کا خلاصہ نہیں بلکہ اصل قسم ثالث کا خلاصہ ہے

مکمل مفتاح کی طرف نسبت کرنے کی وجہ:

چونکہ یہ مفتاح سے ماخوذ ہے اس

لیے اس کا نام رکھا گیا تاکہ نام ہی سے معلوم ہو جائے کہ یہ مفتاح سے ماخوذ ہے

مفتاح العلوم کا مصنف:

علامہ ابو یعقوب یوسف السکاکی

سکاکی کی وجہ تسمیہ:

یعنی سکاکۃ کی طرف نسبت کرتے ہوئے ان کو

سکاکی کہا جاتا ہے

Scanned by CamScanner

پرچہ مطول سال ۲۰۲۱

سوال نمبر 1

جز (۱) قیل ومن الکراہۃ فی السمع نحو الجرشی وفیہ نظر:

بعض لوگوں نے فصاحت فی المفرد کی تعریف اس طرح کی کہ مفرد کا تنافر حروف غرابت اور مخالفت قیاس سے خالی ہونے کے ساتھ کراہت فی السمع سے بھی خالی ہونا ضروری ہے

کراہت فی السمع کا مطلب: کان اس کو سننے سے ایسے بیزار ہوں جیسے ناپسندیدہ آوازوں کو سننے سے بیزار ہوتے ہیں۔ جیسے الجرشی

وفیہ نظر:

کہہ کر اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ اس میں کراہت فی السمع کی قید لگانے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ فائدہ تو غرابت کی قید سے حاصل ہو جاتا ہے غرابت کا ذکر تو پہلے ہو چکا ہے۔

جز (۲)

تنافر کلمات

کون الکلمات ثقیلۃ علی اللسان

کلمات کی زبان پر ادائیگی بھاری ہو جیسے ولیس قرب قبر حرب قبر

تعقید:

کون الکلام مغلقا لا یظہر معناہ بسہولۃ

کلام اس طرح پیچیدہ ہو کہ اس کا معنی آسانی کے ساتھ ظاہر نہ ہو۔

سوال نمبر 2

جز (۱) ترجمہ عبارت:

کلام کی شان کی بلندی حسن اور قبول میں یہ اعتبار مناسب کے مطابق ہونے کی وجہ سے ہے اور کلام کی شان کی پستی یہ اعتبار مناسب کے مطابق نہ ہونے کی وجہ سے ہے

Scanned by CamScanner

غرض:

یہاں سے مصنف بتا رہے ہیں کہ بلاغت کا معنی ہے مطابقۃ الکلام لمقتضی الحال
اور یہی بلاغت کلام کی بلندی اور پستی کا سبب ہے۔

جز: (۲)

الکلام سے مراد: کلام فصیح ہے کیونکہ غیر فصیح کلام کسی صورت میں بلیغ ہو ہی نہیں
حسن سے مراد حسن ذاتی ہے خارجی نہیں۔

سوال نمبر 3

جز: (۱) کلام ابتدائی: کون المخاطب خالی الذہن عن الحکم والتردد فیہ
مخاطب کا حکم سے اور حکم میں تردد سے خالی الذہن ہونا

مثال: زید صائم جبکہ مخاطب کو اس کا علم ہی نہ ہو۔

وجہ: اس لیے کہ اس میں نہ تو حکم ہے اور نہ شک، اور نہ ہی انکار

کلام طلبی: کون المخاطب مترددا فی الحکم۔
مخاطب کا حکم میں متردد ہونا   وجہ: شک کی وجہ سے گویا وہ تاکید طلب کر رہا ہے

مثال: ان زیدا صائم، جبکہ مخاطب اس کی صورت میں شک کرے

کلام انکاری: کون المخاطب منکرا للحکم؛
مخاطب حکم کا منکر ہو۔

مثال: ان زیدا لقائم، جب مخاطب اس کی صورت کا منکر ہو۔

وجہ: کیونکہ اس میں انکار ہے۔

جز: (۲) مؤکدات حکم:

ان، انّ، جملہ اسمیہ، لام تاکید، نون تاکید ثقیلہ، جملہ کا تکرار وغیرہ۔

غیر منکر کو منکر کی جگہ لا کر مؤکد لانے کی مثال:

جاء شقیق عارضا رمحہ   ان بنی عمک فیہم رماح

سوال نمبر ۲

جز (۱) فائدہ خبر، لازم فائدہ خبر یہ گزر چکی ہے۔

جز (۲)

ذکی: نفس کی قوت کا شدید ہونا۔

فطین: اغیار کے کلام کو سمجھنے میں تیز ہونا

غبی: کند ذہن اور بے شعور ہونا

جز (۳)

اعتبار مناسب: الامر الذی یقتضیہ الحال۔ وہ خصوصیت جس کا حال تقاضہ کرے

دوسرا نام: مقتضی حال ہے۔

جز (۴) حال: الامر الداعی الی خصوصیۃ ما۔ وہ حالت جو کلام میں کسی خصوصیت کو ذکر کرنے کی داعی ہوتی ہے

مقتضی حال: الامر الذی یقتضیہ الحال۔ وہ خصوصیت جس کا حال تقاضہ کرے۔

مطابقت مقتضی حال: الاتیان بتلک الخصوصیۃ فی الکلام۔

جز (۵): کلام بلیغ کبھی غلط نہیں ہوتا، کیونکہ عرب سے سنا نہیں گیا کہ انہوں نے کلام بلیغ کہا ہو

جز ۶

اضمار قبل الذکر: کا حکم

جمہور کے نزدیک یہ ممنوع ہے — اخفش، ابن جنی نے جائز قرار دیا

دلیل: کیونکہ فعل مفعول بہ کے تقاضا میں فاعل کی طرح شدید ہے۔

Scanned by CamScanner

پرچہ مطول حل 2016

سوال نمبر 1

جز نمبر 1

ترجمہ عبارت:

فصاحت لغت میں خبر دیتی ہے ابانت اور ظہور کی کہا جاتا ہے فصح الاعجمی و افصح جب اس کی زبان چل پڑے اور اس کی گفتگو لوکنت وغیرہ سے پاک ہو جائے اور ستھری ہو جائے وہ غلطی نہ کرے اور افصح بہ کا معنی ہے اچھی طرح ظاہر کیا

تشریح: پوری عبارت کا مطلب یہ ہے کہ لغت میں فصاحت کا معنی ہے ظہور، ظہور کا ابانت پر عطف تفسیری ہے اور مختلف مثالیں دے کر ظاہر اور واضح کیا کہ فصاحت کا مطلب لغوی گفتگو کا صاف ستھرا ہونا ظاہر و واضح ہونا غلطی وغیرہ سے پاک ہونا۔

جز نمبر 2: فصاحت کو بلاغت سے مقدم کرنے کی وجہ۔

فصاحت: خلوصہ من تنافر الحروف والغرابۃ و مخالفۃ القیاس

بلاغت: مطابقۃ الکلام لمقتضی الحال مع فصاحتہ

وجہ: فصاحت کا سمجھنا بلاغت پر موقوف ہے اب بلاغت موقوف بنی فصاحت موقوف علیہ لہذا موقوف علیہ پہلے ہوتا ہے اس وجہ سے مقدم کیا۔

سوال نمبر 2

جز نمبر 1 ترجمہ عبارت:

کہا گیا ہے کہ کلام کی فصاحت یہ ہے کہ کلام پاک ہو مذکورہ چیزوں سے اور زیادتی تکرار سے اور لگاتار اضافتوں سے۔

تشریح: کثرت تکرار کا مطلب ہے کم سے کم تین بار آنا جیسا کہ یہ شعر سبوح لہا منہا علیہا اب جا کر تین بار ذکر ہوئی اور تتابع اضافات کا مطلب ہے تین مضاف مضاف الیہ اکٹھے ہو جائیں جیسے حمامۃ جرعی حومۃ الجندل اسجعی

جز (۱۰)

کثرت تکرار:

سبوح لها منها علیها شواهد

اس شعر میں ضمیر تین بار ذکر ہوئی

تتابع اضافات:

حمامة جرعى حومة الجندل اسجعى

یہاں حمامة مضاف ہے جرعی کی طرف مضاف حومة کی طرف مضاف

سوال نمبر ۳

جز: ۱۱

متنافرات میں ثقل:

اس لیے کہ (ش) میں صفت ہمس اور رخوت ہے

(ت) میں صفت ہمس اور شدت ہے (ز) میں صفت جہر ہے

یعنی ہمس جہر کے مقابل ہے شدت رخوت کے مقابل ہے اس وجہ سے ثقل پیدا ہوا

جز ۱۲:

اظہار قبل الذکر کا فائدہ

یہ ۲۰۱۶ سوالات میں گزرا ہے

سوال نمبر ۴

مطول، تلخیص اور مفتاح کا باہمی تعلق

Scanned by CamScanner

پرچہ مکمل سالانہ 2017

سوال نمبر 2

جز نمبر 1

ترجمہ عبارت:

حمد و صلوٰۃ کے بعد اما کی اصل مہما یکن من شیء بعد الحمد والصلاۃ ہے
تو اما اسم کی جگہ آیا جو مبتدا ہے اور فعل کی جگہ آیا جو شرط ہے اور ان دونوں کے معنی
کو متضمن ہو گیا

جز نمبر 2، اما کے بعد فاء کا آنا۔

جب اما معنی شرط کو متضمن ہو گیا پھر اس کے بعد
فاء کا لانا لازم ہوتا ہے تاکہ حتی الامکان شیء کا حق پورا ہو جائے۔
اور شرط کے جواب میں فاء آتی ہے اس لیے اما کے جواب میں فاء کا آنا ضروری ہے۔

موقع الاسم سے اشارہ: مہما مبتدا کی طرف ہے۔

یہ کہا کہ اما میں ابتداء والا معنی ہوتا ہے اور مبتدا کو اسم
ہونا لازم ہے۔ اس لیے چونکہ یہ اسم کی جگہ آیا ہے اس لیے اس کے بعد اسم آتا ہے تاکہ وہ
کہا تا پورا ہو جائے

جز نمبر 3، لما کا معنی:

لما ظرف ہے شرط جزا کی طرح استعمال ہوتا ہے اسی لیے اس
کے بعد فعل کا آنا ضروری ہے،
سیبویہ کے نزدیک لما ایک امر کو ثابت کرنے کے لیے دوسرے کا وقوع ہونے کی وجہ سے
یعنی ثبوت کا ثبوت کے لیے آتا ہے
بعض نے گمان کیا کہ یہ حرف ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ اسم ہے۔

سوال نمبر 3

جز نمبر 1

ترجمہ عبارت

Scanned by CamScanner

جز نمبر ۲ گزر چکا ہے

جز (الف) علم بلاغت علم تفسیر سے بھی اجل:

یعنی یہ علم تفسیر سے اجل ہے

مصنف نے تمام علوم سے اجل قرار نہیں دیا بلکہ بعض علوم ہی سے اجل قرار دیا اور یہ اجلیت ترغیب دلانے کے لیے ہے - اجلیت کا دعویٰ کیا گیا تاکہ اس کو پڑھنے والے کسی احساس کمتری کا شکار نہ ہوں۔

جز (ب)

غریب قبیح:

ما یجب استعماله مطلقاً

جس کا استعمال ہر حال میں عیب دار ہو۔ جیسے الطلخم اور اس جیسے الفاظ

تعقید لفظی:

ان لا یکون الکلام ظاہرة الدلالة علی المعنی لخلل واقع فی النظم

جز (ج)

اسناد خبری

اسناد الفعل او معناه الی ما هو له

فعل یا معنیٰ فعل کی اسناد ما هو له کی طرف کرنا

سکاکی کی تعریف:

الحکم بمفهوم لمفهوم بانه ثابت له او منفی عنه

اول تعریف:

مصنف کی تعریف سکاکی کی تعریف سے اولیٰ ہے

وجہ: مسند مسند الیہ لفظ کی صفت ہیں جبکہ سکاکی نے انہیں حکم اور مفہوم کی صفت بنایا۔

Scanned by CamScanner

بعض نے کہا فصاحت کلام یہ ہے کہ مذکورہ قیود سے اور کثرت تکرار سے خالی ہوں

تکرار کا معنی یہ ہے کہ ایک شی کا ایک دفعہ ذکر کرنے کے بعد دوسری دفعہ ذکر کرنا

کثرت تکرار کا مطلب یہ ہے کہ جو ایک سے زیادہ ہو اور تتابع اضافات سے بھی خالی ہو کثرت تکرار کی مثال جیسے ابو طیب کا قول خوش کرتے ہیں مجھے ایک غم کے بعد دوسرے غم.

غرابت کی دوسری قسم کی مثال:

جیسے مسرج کا لفظ اس شعر میں

وفاحما ومرسنا ومسرجا.

اس شعر میں لفظ مسرج کو شاعر نے جس معنی میں لیا ہے وہ ہے سریجی تلوار کی طرح باریک اور چمکدار. کتب لغت میں اس کا یہ معنی نہیں ملتا ×لہذا اس معنی کو مراد لینے کی صورت میں کافی تکلفات کا ارتکاب کرنا پڑے گا

جزء (ب)

وحشیت کی تعریف: وہ کلمہ جس سے طبیعت متنفر ہو.

اقسام: 1 غریب حسن 2 غریب قبیح

غریب حسن: لا یعاب استعماله على العرب: جیسے شرنبث

اہل عرب کے نزدیک جس کا استعمال معیوب نہ ہو

غریب قبیح: ما یعاب استعماله على العرب: جیسی ہوتی

اہل عرب کے نزدیک جس کا استعمال معیوب ہو. جیسے الطلخم.

سوال نمبر 3

جز (ا) ترجمہ عبارت بیان کریں

قوله کثیرہ عبارت،

سوال: کثرت تکرار کا مطلب ہے ایک چیز کا ایک سے زیادہ بار ذکر ہو جبکہ شعر میں تو تین بار ہے،

جواب: یہاں کثرت سے مراد وما فوق الواحد ہے
مطلب ہے ایک چیز کو دوبارہ ذکر کرنے سے تکرار حاصل ہے۔

جز (۷): حمامة جرعیٰ حومة الجندل اسجعی:
مکمل شعر:

حمامة جرعیٰ حومة الجندل اسجعی
فانت بمرأی من سعاد و مسمع

محل استشہاد: پہلا مصرع ہے
وضاحت: حمامة کبوتری، جرعیٰ صاف چٹیل میدان، حومة الجندل - جگہ کا نام
شعر کا معنی: اے چٹیل میدان کی کبوتری گانا گا کیونکہ تو ایسی جگہ پر ہے جہاں سے تیرا گانا سعاد سن سکتی ہے

سوال نمبر ۶

جز (۱) خبر سے مراد: جو خبر دینے کے درپے ہو نہ کہ فقط جملہ خبریہ کا تلفظ کرنے کے درپے ہو۔

اغراض خبری: فائدہ خبر یا لازم فائدہ خبر کے علاوہ جملہ خبریہ دوسری اغراض کے لیے بھی آتا ہے۔

1. حسرت کا اظہار کرنے کے لیے جیسے رب انی وضعتہا انثیٰ
2. ضعف اور عاجزی کے اظہار کے لیے جیسے رب انی وهن العظم منی
3. تفاوت علم کو ظاہر کرنا ہے جیسے لا یستوی القاعدون من المؤمنین ۔۔۔ الایۃ

اس کے علاوہ بھی بہت سی اغراض ہیں۔

جز (۲) فائدہ خبر، لازم فائدہ خبر بھی گزر چکا ہے۔

لزوم کا معنی: ایک چیز کا التزاماً ثابت ہونا صراحةً دلالت مطابقی سے ثابت نہ ہونا
لازم فائدہ خبر کی وجہ تسمیہ: جب متکلم مخاطب کے سامنے اپنا علم ظاہر کر رہا ہے تو اس سے یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ مخاطب کو یہ فائدہ مل رہا ہے کہ وہ متکلم اس خبر کو جانتا ہے لیکن اس کا مقصود مخاطب کو بتلانا نہیں ہوتا بلکہ اسکے سامنے اپنا علم ظاہر کرنا ہے

پرچہ   مطول   ضمنی   2017

سوال نمبر 2

جز نمبر (1) ترجمہ عبارت: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے۔ شروع کیا مصنف نے اپنی کتاب کو بسم اللہ کے ساتھ برکت اٹھانے کے ساتھ الحمد للہ کے ساتھ ادا کرتے ہوئے کچھ حق کو جو مصنف پر واجب ہے اس کی نعمتوں کا شکر ہے کہ اس کتاب کی تالیف بھی ان نعمتوں کا اثر ہے

جز نمبر (2) مصنف نے الحمد للہ سے شروع کیا یا تسمیہ سے

مذکورہ عبارت سے یہ معلوم ہو رہا ہے

کہ کتاب حمد سے شروع ہوئی بسم اللہ بطور برکت آئی۔ کیونکہ افتتاح کا تعلق حمد سے لگایا

اور تسمیہ کا تعلق   سے لگایا جس سے واضح ہوا کہ افتتاح حمد کے ساتھ ہے

حمد کے ساتھ تعریف ہوتی ہے اچھے کام پر تو چونکہ اللہ نے مصنف کو اس عمدہ کتاب کے لکھنے کی ہمت دی تو مصنف نے دل پر شکر ہے اس نعمت کا ادائی سا بدلہ اور حق ادا کرنے کے لیے حمد ذکر کی۔

جز نمبر (3) حمد و شکر کی تعریف:

حمد: الثناء باللسان على الجميل الاختياري نعمة كان او غيرها

زبان کے ساتھ تعریف کرنا اختیاری خوبی پر نعمت ہو یا غیر نعمت

شکر: فعل ینبئ عن تعظیم المنعم۔ ایسا کام جو محسن کی تعظیم کو ظاہر کرے

حمد کا مورد: زبان   شکر کا مورد: دل، زبان، اعضاء

سوال نمبر 3

جز نمبر (1) ترجمہ عبارت: اس لیے کہ یہی علم بلاغت اور اس کے توابع کی وجہ سے نہ اس کے علاوہ دوسرے علوم کی وجہ سے پہچانی جاتی ہیں عربی زبان کی باریکیاں اور ان کے اسرار لہٰذا علم بلاغت باریک ترین علوم میں سے ہو گی رموز کے لحاظ سے اور سب سے زیادہ اعجاز کی وجہ سے پردہ کھولا جاتا ہے وہ اعجاز جو قرآن میں واقع ہے تو یہ علم بلاغت عظیم ترین علم قرار پایا۔

عنوان قرآن کی بجائے نظم قرآن ذکر کرنے کی وجہ:

نظم کا معنی ہوتا ہے پرونا یعنی موتیوں
کو لڑی میں یکجا کرنا تو اس سے اشارہ کیا کہ قرآنی آیات بمنزلہ موتیوں کے ہیں
اور سارا قیل۔ ہر ایک کو ایک دوسرے کے ساتھ باقاعدہ تعلق اور مناسبت ہے اور ان کا پرونا
لڑی میں یکجا کرنا بہت حسین ہے

لفظ کتابت کی صورت میں یہ اشارہ نہ نکلتا اور اس میں سوء ادبی بھی ہے کہ لفظ کا
معنی ہوتا ہے پھینکنا۔ اس وجہ سے نظم کا لفظ استعمال کیا۔

جز (۲) یہ گزر چکا ہے۔

سوال نمبر 3

جز (۱) ترجمہ عبارت: فصاحت جو مفرد کے اندر ہوتی ہے مفرد کا پاک ہونا تنافر حروف سے
اور غرابت سے اور مخالفت قیاس سے جو لغوی ہے یعنی وہ قیاس جو لغت کی چھان
بین سے نکالا گیا حتیٰ کہ اگر کسی لفظ کے اندر ان تین خامیوں میں سے کوئی پائی گئی تو وہ فصیح نہ ہوگا
الگ لفظ ذکر کرنے کی وجہ: یہ ذکر کر کے اشارہ کیا کہ الفصاحۃ فی المفرد کی صفت ہے۔

جز (۲) ترکتھا ترعی الہعخع،

یہ تنافر حروف کی مثال ہے

محل استشہاد: ہعخع ہے

یہ ایسا لفظ ہے جو انتہائی بھاری ہے اور زبان اس کو ادا کرنے کو تیار نہیں۔

سوال نمبر 4

جز (۱) ترجمہ عبارت:

پس وہ فصاحت جو مفرد میں ہے وہ خالی ہونا ہے اس کا تنافر حروف، غرابت اور
قیاس لغوی کی مخالفت سے یعنی جو مستنبط ہو لغت کے استقراء سے حتیٰ کہ اگر کسی
کلمہ میں ان تینوں میں سے کوئی پایا گیا تو وہ کلمہ فصیح نہ ہوگا

جز (۲) تنافر حروف:

Scanned by CamScanner

مصنف کا مدعا:

مصنف یہاں سے کراہت فی السمع کی صورتیں بیان کر رہے ہیں

کہ اس آواز کو سننے کے لیے تیار رہا ہو جیسے کہ نا پسندیدہ آواز نہیں سن چکا

ذرا کچھ کھردرے لفظوں کو سننے کی طرف مائل ہے اور کچھ اور لفظوں کی طرف مائل نہیں

جڑا ہے

پرچہ مطول سالانہ 2018

سوال نمبر 2 الف

جز (1) تشریح:

اس لیے کہ اسی علم کی وجہ سے اور خواص بلاغت کی وجہ سے نہ دوسرے علوم کی وجہ سے پہچانی جاتی ہیں عربی زبان کی باریکیاں اور اس کے راز۔ تو یہ ادق العلوم سرا ہوا۔ اور اسی کی وجہ سے قرآن آیات میں واقع ہونے والے اعجاز کے چہروں سے پردے اٹھائے جاتے ہیں تو اجل العلوم قدرا ہوا۔

جز (2)

اجل العلوم کہنے کی وجہ:

کیونکہ یہ اعجاز کے چہروں سے پردہ اٹھاتا ہے اور عربی زبان کی باریکیاں منکشف کرتا ہے۔ اور عربی باریک ترین زبان ہے اس لیے اسے اجل اور ادق کہا۔

(ب) جز (1)

ترجمہ عبارت:

پھر اگر کہا جائے کہ کیسے موافقت ہوگی اس چیز کے درمیان جو یہاں پر مذکور ہے اور اس کے جو مفتاح میں ہے کہ مدرک اعجاز فقط ذوق ہے اور وجوہ اعجاز کے چہرے سے پردے کا اٹھنا ممکن ہی نہیں۔

ذوق:

ایسی قوت جو اچھے برے اور کلام کے نکات کو واضح کرے۔

جز (2) مذکورہ عبارت کے اعتراض کا جواب: ذوق سے مراد وہ ذوق ہے جو ان دو علوم سے حاصل ہوتا ہے یا خالص عربی کے اندر عربی ہونے کی وجہ سے حاصل ہوتا ہے لہذا یہ علوم اعجاز سے بایں معنی پردہ اٹھاتے ہیں کہ ایک ذوق پیدا کرتے ہیں اور وہ ذوق جب راسخ و پختہ ہوتا ہے تو وہ اعجاز سے پردہ اٹھاتا ہے لہذا اعجاز سے پردہ اٹھانے میں کردار ذوق کا بھی ہے اور ان دو علوم کا بھی۔

Scanned by CamScanner

سوال نمبر 2

جز: الف:

ترجمہ عبارت: تنافر کلمہ کے اندر ایک وصف ہے جس کی وجہ سے کلمہ زبان پر بھاری ہو جاتا ہے اور اس کا بولنا مشکل ہو جاتا ہے کچھ تنافر وہ ہیں جو ثقل میں انتہا کا سبب بنتے ہیں اور کچھ وہ ہیں جو انتہا سے کم ہوتے ہیں۔

فصاحت فی المفرد:

خلوصہ من تنافر الحروف والغرابۃ و مخالفۃ القیاس

خالی ہونا کلمہ کا تنافر حروف، غرابت اور مخالف قیاس سے۔

جز: ب:

خط کشیدہ عبارت:

تنافر کلی مشکک ہے اسکے افراد میں تفاوت ہوتا ہے کچھ انتہا تک پہنچتے ہیں جیسا کہ اعرابی کا قول ترکتھا ترعی الھعخع اور کچھ وہ ہوتے ہیں جو درجہ کمال سے نیچے ہوتے ہیں جیسے مستشزرات۔

سوال نمبر 3

جز: الف:

ترجمہ عبارت:

جز: ب:

تعقید لفظی: ان لا یکون الکلام ظاہر الدلالۃ علی المعنی لخلل واقع فی النظم

تعقید معنوی: ان لا یکون الکلام ظاہر الدلالۃ علی المعنی لخلل واقع فی الانتقال

تعقید لفظی کی مثال:

وما مثلہ فی الناس الا مملکا

تعقید معنوی کی مثال:

سأطلب بعد الدار عنکم لتقربوا وتسکب عینای الدموع لتجمدا

سوال نمبر 2

جز: الف: ترجمہ عبارت:

اور منحصر ہے وہ جو مقصود ہے علم معانی سے آٹھ ابواب میں
کل کا ربط اجزاء میں ہو نہ کہ کلی کا انطباق جزئیات میں ورنہ تو صادق آتا
علم معانی ہر ہر باب پہ۔ اور اس کلام کا ظاہر اشارہ کر رہا ہے کہ علم نفس
قواعد سے عبارت ہے جیسا کہ گزر چکا ہے

جز: ب: تمام تقسیم ابواب کی وجہ حصر:

کلام یا خبر ہوگی یا انشاء، خبر کے لیے مسند الیہ، مسند، اسناد ضروری ہے، مسند اگر فعل
یا معنی فعل ہو تو اس کے متعلقات ہوتے ہیں اسناد و تعلق میں ہر ایک
یا تو قصر کے ساتھ ہوگا یا قصر کے بغیر ہے جا جملہ دوسرے کے ساتھ ملایا گیا
یا تو اس پہ معطوف ہوگا یا نہ ہوگا، کلام بلیغ اصل مراد پہ کسی فائدہ کی خاطر
زائد ہوگی یا زائد نہ ہوگی

Scanned by CamScanner

پرچہ مطول عملی 2018

سوال نمبر 1 الف

جز (۱)

ترجمہ عبارت:

اور مجھے یہ بات روکتی تھی اس (شرح لکھنے) سے کہ میں اپنے زمانہ

میں ہوں کہ دیکھ رہا ہوں علماء کو کہ فارغ ہو چکی ہیں اس کی مجلسیں اور اس کے ادارے

اور رک گئے ہیں اسکے پڑھانے والے اور پڑھنے والے اور خالی ہو چکے ہیں اس کے

گھر اور اس کے نشانات اور مٹ چکے ہیں اس کے کھنڈرات اور باقی

ماندہ اثرات، حتی کہ فضیلت کے آفتاب غروب کے قریب ہو چکے ہیں اور صاحب کمال لوگ گوشہ

گمنامی کو وطن بنا کر علوم و فضائل کے نشانات جو پر ہو رہے ہیں پر کف افسوس مل رہے ہیں اور افسوس کر رہے ہیں

جز (۲) ذکی اور صاحب کمال لوگوں کے متعلق حالات ہے

مطول لکھنے پر مصنف کو مجبور کرنے والی چیز.

1 اس کتاب کی کوئی ایسی شرح نہیں لکھی گئی تھی جو اس کے رازوں سے پردہ ہٹاتی اور شوق

رکھنے والے طلباء کو ان رازوں سے واقف کراتی. وہ بے چارے کتاب کی عبارت کا ظاہری

مفہوم پا کر ہی خوش تھے اور سمجھ رہے تھے کہ انہوں نے حقیقت علم کو پا لیا حالانکہ وہ اس سے

بے خبر تھے.

2 بعض ایسے لوگ تھے جنہوں نے شوق کی وجہ سے اس علم کو پڑھا اور آگے پڑھانے بیٹھ گئے حالانکہ

جو کچھ استاد نے پڑھایا تھا اس کے وہ خود سمجھ نہ سکا اور جب پڑھانے بیٹھے تو دوسروں کے

نقصان کا باعث ہوئے تو یہ ایک بہت بڑا نقصان تھا.

ان وجوہات کی بنا پر میں نے شرح لکھی.

(ب)

جز (۱) ترجمہ عبارت:

اللہ اسم ہے اس ذات کا جو واجب الوجود اور تمام تعریفات کی مستحق ہے

اسی لیے مصنف نے الحمد للخالق یا الحمد للرزاق وغیرہ نہیں کہا.

Scanned by CamScanner

مقصودِ مصنف: بر قول الحمد للہ الخالق والرازق:

مصنف نے الحمد للہ الخالق والرازق اس لیے نہیں کہا کہ یہ دو اس طرح کے دو الفاظ اللہ کی صفاتِ مشتقہ ہیں لہٰذا معلوم ہوتا ہے کہ جب مشتق پر حکم لگایا جاتا ہے تو اس حکم کے لگنے کی علت مبدأ اشتقاق ہوتا ہے لہٰذا اگر خالق یا رازق کے لیے حمد کا ثبوت کرتے تو اس ثبوت کا باعث ان کا مبدأ اشتقاق (خلق، رزق) بنتا تو اس صورت میں اللہ تعالیٰ صرف ان دو صفات کی وجہ سے مستحق حمد ثابت ہوتا باقی صفات کے لیے نہیں تو مصنف نے اس خرابی سے بچنے کے لیے ایسا لفظ ذکر کیا جو اللہ کی ذات مع جمیع صفات پر دلالت کرتا ہے۔

جز (ا): حمد و شکر کی تعریف: یہ گزر چکا ہے

سوال نمبر 2

جز: الف: ترجمہ عبارت:

فصاحت فی الکلام: فالی بونا کلام الخلوص تالیف، تنافر کلمات اور تعقید

کلمات کے فصیح ہونے کے ساتھ

تنافر کلمات: کون الکلمات ثقیلۃ علی اللسان

کلمات کی زبان پر ادائیگی بھاری ہو جیسے ولیس قرب قبر حرب قبر

جز: ب: ضرب غلامہ زید میں ضعف تالیف،

اس مثال میں مفعول بہ مؤخر کی ضمیر فاعل مقدم کے ساتھ متصل ہے اور چونکہ اس میں اضمار قبل الذکر ہے جو کہ جمہور کے مسلمہ قانون کے خلاف ہے اور ضعف تالیف کی وجہ سے یہ کلام غیر فصیح ہے۔

سوال نمبر 3

جز: الف ترجمہ عبارت: یہ گزر چکی ہے

قیل سے بیان کرنے کی وجہ: چونکہ یہ اعتراض مصنف کے نزدیک ان معنی کما تعریف میں غور و فکر کرنے سے اس اعتراض کا جواب اچھی طرح نکل آتا ہے اس لیے قیل کے ساتھ بیان کر کے اعتراض کے ضعف کی طرف اشارہ کیا۔

جز ب :

خاصة جرجي حومة الخيزل السجع : مكمل شعر :

مورد استدلال :

سوال نمبر ۴

جز : الف ۔ اسناد حقیقی : اسناد الفعل أو معناه الی ما هو له

فعل یا معنی فعل کی اسناد اس (فاعل) کی طرف کرنا جس کا وہ فعل ہے جیسے انبت اللہ البقل

اسناد مجازی : اسناد الفعل أو معناه الی غیر ما هو له

فعل یا معنی فعل کا اسناد اس (فاعل) کے غیر کی طرف کرنا جس کا وہ فعل ہے جیسے نہارہ صائم

جز : ب : سکاکی کا اسناد مجاز عقلی کے بارے نظریہ

وہ ایسے کلام کی صفت بناتے ہیں جبکہ خطیب اسناد کی صفت بناتا ہے خطیب کا مذہب اچھا ہے۔

1. حقیقت و مجاز کا معیار بلا واسطہ اسناد ہے
2. حقیقت و مجاز کلام کی طرف اسناد کے واسطے سے جاتا ہے۔

کہ جو معیار ہے اس وجہ فوقیت ہے اس کی طرف بلا واسطہ نسبت کرتا ہے

جبکہ سکاکی نے اس کی طرف بلا واسطہ نسبت کی

پرچہ مطول سال 2019ء

سوال نمبر 1 الف

جز (i)

ترجمہ عبارت:

اور حمد تعریف کرنا ہے زبان سے فعل جمیل پر برابر ہے کہ وہ تعلق رکھتا ہو فضائل سے یا فواضل سے اور شکر وہ فعل ہے جو دلالت کرتا ہے منعم کی تعظیم پر انعام کا سبب برابر ہے کہ یہ (تعظیم) زبان سے ذکر کے ساتھ ہو یا اعتقاد سے ہو یا دل میں محبت کے ساتھ یا عمل و خدمت بالارکان سے۔

حمد و شکر کا مورد:

حمد کا مورد: زبان

شکر کا مورد: دل، زبان، اعضاء۔

جز (ii)

مطول تلخیص کی شرح ہے۔ یہ تلخیص المفتاح کی شرح ہے۔

ماتن کا نام: محمد بن عبدالرحمن قزوینی شافعی ہے۔

شارح: مسعود سعد الدین تفتازانی۔

(ب)

جز (i):

ترجمہ عبارت گزر چکا ہے۔

تنافر حروف: وصف فی الکلمۃ یوجب ثقلھا علی اللسان۔ مثل مستشزرات

یعنی ایسا وصف جو ثقل کو زبان پر واجب کرتا ہے۔

سوال نمبر 2

جز الف:

ترجمہ تعود

عنقریب مطلب کو پا لے گا اگر تجھ سے گھڑی دوری تک تمہارے عنقریب ہو جائیں گا

اور ہم ان کے لیے آنسو بہانے میں تاکہ جم جائیں۔

Scanned by CamScanner

جز ب:

فصاحت: لغوی معنی ہے ظہور

خلوص من تنافر الحروف والغرابة ومخالفة القیاس۔

بلاغت:

فصاحت کو بلاغت پر مقدم کرنے کی وجہ:

1. فصاحت بلاغت کی جز ہے جز کل پر مقدم ہوتی ہے اس لیے مقدم کیا۔

2. بلاغت کا سمجھنا فصاحت پر موقوف ہے اور فصاحت موقوف علیہ ہے بلاغت موقوف ہے اور موقوف علیہ موقوف سے پہلے ہوتا ہے

سوال نمبر 3

جز الف:

ترجمہ عبارت

اور کہا گیا ہے اس کا قائل نظام ہے اور وہ لوگ ہیں جو اس کی متبع ہیں کہ خبر کا صادق ہونا اس کا اعتقاد خبر کے مطابق ہونا ہے اگرچہ یہ اعتقاد خلاف واقع ہو اور واقع کے مطابق نہ ہو اور خبر کا کذب اس کا نہ ہونا ہے یعنی خبر کا اعتقاد خبر کے مطابق نہ ہونا ہے اگرچہ یہ درست ہو۔ پس کسی کہنے والے کا قول السماء تحتنا اس کا اعتقاد رکھتے ہوئے یہ صدق ہے اور اس کا قول السماء فوقنا اس کا اعتقاد نہ رکھتے ہوئے یہ کذب ہے۔

صدق خبر: مطابقة الخبر للواقع

خبر کا واقع کے مطابق ہونا

کذب خبر: عدم مطابقة الخبر للواقع

خبر کا واقع کے مطابق نہ ہونا

Scanned by CamScanner

[illegible]

جاحظ کے نزدیک صدق و کذب خبر:

صدق: مطابقت الخبر للواقع مع الاعتقاد بانہ مطابق

کذب: عدم مطابقت الخبر للواقع مع الاعتقاد بانہ غیر مطابق

سوال نمبر ۴:

جز: الف:

ترجمہ عبارت:

Scanned by CamScanner

فائدہ خبر: افادۃ المتکلم المخاطب حکم الکلام
متکلم کا مخاطب کو کلام کا حکم اور مفہوم کا فائدہ دینا ہے ۔ عالم زید
لازم فائدہ خبر: افادۃ المتکلم المخاطب کونہ عالماً بالحکم.
متکلم مخاطب کو بتانے کہ وہ خبر والے حکم کو جانتا ہے ۔ حفظت التوراۃ

علم معانی:

علم یعرف بہ احوال اللفظ العربی التی بہا یطابق اللفظ مقتضی الحال
ایسی قواعد کا جاننا جن کے ذریعے لفظ عربی کے ان احوال کو جانا جاتا ہے جن کی وجہ سے لفظ
مقتضی حال کے مطابق ہوتا ہے ۔